حق مہر کتنا رکھنا چاہئے تاکہ رشتۂ ازدواج اچھے انداز سے چل سکے؟

مجیب: مولانا عابد عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-1902

تاریخ اجراء: 25 صفر المظفّر 1446ھ / 31 اگست 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اس وقت دور حاضر میں کتنا شرعی حق مہر رکھنا چاہیے جو کہ شرعی، دینی اور دنیاوی لحاظ سے کافی ہو، تو رشتۂ ازدواج خوش اسلوبی سے جاری رہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شرعی طور پر مہر کی کم سے کم مقدار دس درہم یعنی دو تولے ساڑھے سات ماشے (موجودہ وزن کے حساب سے 30 گرام، 618 ملی گرام) چاندی یا اتنی چاندی کی رقم وغیرہ ہے، اور زیادہ سے زیادہ کی کوئی مقدار مقرر نہیں ہے، زیادہ جتنا بھی مقرر کیا جائے اتنا ہی دینا واجب ہوگا البتہ مہر میں مناسب یہ ہے کہ اتنا رکھا جائے جو ادا کرنے میں آسان ہو۔

امامِ اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "حیثیت سے زائد مہر نا مناسب ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 12، صفحہ 177، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہارِ شریعت میں ہے: "مہر کم سے کم دس ۱۰ درم ہے اس سے کم نہیں ہو سکتا۔" (بہار شریعت، جلد 2، صفحہ 64، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

یاد رہے رشتہ ازدواج کا عمدہ طریقے سے جاری رہنا حق مہر پر موقوف نہیں بلکہ میاں بیوی کی ذہنی ہم آہنگی، ایک دوسرے کا ادب و احترام، باہم جائز خواہشات کا خیال رکھنے، ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں ساتھ دینے وغیرہ پر منحصر ہے۔ کئی شادیوں میں بھاری بھر کم مہر رکھنے کے باوجود ذہنی ہم آہنگی نہ ہونے کی وجہ سے طلاق ہو جاتی ہے جبکہ کئی مقامات پر مہر کی کم سے کم مقدار مقرر کی جاتی ہے اور میاں بیوی کے صبر اور ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنے کی وجہ سے گھر چلتا رہتا ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net